اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱ | تار کا پتہ الفضل قادیان | قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۷۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن میں ناساز رہی۔ لیکن اس وقت حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

جناب ملک غلام رسول صاحب شوق اور جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نظارت تعلیم و تربیت کی مقرر کردہ ایک کمیٹی میں شمولیت کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قریشی محمد نذیر صاحب کو ضلع گجرات میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

مولوی چراغ الدین صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب جنہیں علاقہ جالندھر کے دورہ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ واپس آ گئے ہیں۔

نمائندگان مجلس مشاورت کیلئے اعلان

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء آپ کو مل گیا ہوگا۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاعات دفتر میں نہیں پہنچیں۔ ایجنڈا سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ امسال کی مجلس مشاورت ایک اہم اجلاس ہے اس لئے چاہیئے کہ ہر جماعت اپنے قابل ترین نمائندگان بھیجنے کی کوشش کرے اور انتخاب کی اطلاع دفتر ھذا میں بہت جلد دے۔ شرائط نمائندگی کے لئے اخبار الفضل ۸ فروری ۱۹۳۸ء ملاحظہ فرمائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا زندہ خدا

"اگر دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک کوئی عیسائی طالب حق ہے تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مردہ خدا کا مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس باہم امتحان کے لئے چالیس دن کافی ہیں۔

افسوس کہ اکثر عیسائی شکم پرست ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی فیصلہ ہو۔ ورنہ چالیس دن کیا حقیقت رکھتے ہیں آتھم کی طرح اس میں تو کوئی شرط نہیں۔ اگر میں جھوٹا نکلوں۔ تو ہر ایک سزا کا مستوجب ہوں۔ لیکن دعا کے ذریعہ سے مقابلہ ہوگا۔ جس کا سچا خدا ہے۔ بلاشبہ وہ سچا رہے گا۔ اس باہمی مقابلہ میں بے شک خدا مجھے غالب کرے گا۔ اگر میں مغلوب ہوا۔ تو عیسائیوں کے لئے فتح ہوگی۔ جس میں میرا کوئی جواب نہیں۔ اور جو تاوان مقرر ہو۔ اور میری مقدرت کے اندر ہو۔ دوں گا۔ لیکن اگر میں غالب ہوا۔ تو عیسائی مقابل کو مردہ خدا سے دست بردار ہونا ہوگا۔ اور بلا توقف مسلمان ہونا پڑے گا۔ اور پہلے ایک اشتہار انہیں شرائط کے ساتھ بہ ثبت شہادت دس معزز آدمیوں کے دینا ہوگا۔ اس سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا۔ اور اگر اب عیسائیوں نے منہ پھیرا۔ تو اس کا یہی سبب ہوگا۔ کہ ان کو مردہ خدا کی مدد پر بھروسہ نہیں۔ افسوس کہ عیسائی بار بار آتھم کا ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ آتھم الہام کی میعاد میں قبر میں جا پہنچا۔ اور وہ مردہ خدا اس کو بچا نہ سکا۔ کیونکہ مردہ مردہ کو مدد نہیں دے سکتا۔ جو معقول شرط چاہیں۔ مجھ سے کر لیں۔ میں میدان میں کھڑا ہوں۔ اور صاف صاف کہتا ہوں۔ کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک مردہ ہے۔ جس کو امتحان کرنا ہو۔ میرے مقابلہ میں آئے۔

لعنتی ہے وہ دل جو بغیر مقابلہ کے انکار کرے۔ اور پلید ہے وہ طبیعت جو بغیر آزمائش کے منکر رہے۔ اے حق کے طالبو! مردہ پرستی کے مذہب کو جلد چھوڑو۔ کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک مردہ ہے۔ کیا اس مردہ میں طاقت ہے۔ کہ میرے مقابلہ میں اپنے کسی پرستار کو طاقت بخشے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ تمام مردے خدا میرے پیروں کے نیچے ہیں۔ یعنے قبروں میں۔ اور زندہ خدا میرے سر پر ہے۔ کوئی ہے؟ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ کوئی ہے؟ کہ اس آزمائش میں میرے مقابل آئے۔ مردہ پرست کبھی نہیں آئیں گے۔ مردار کھائیں گے۔ مگر سچائی کا پھل کبھی نہیں کھائیں گے۔ دیکھو زندہ مذہب میں یہ طاقت ہے۔ کہ اس کے پابند آسمانی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ مردوں کو جانے دو۔ زندوں کے ساتھ ہو جاؤ"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۵ و ۱۶)

پیغامِ امام جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

آپ لوگ پہلی ہی جماعت نہیں ہیں۔ جنکو خدا کے لئے قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین کے لئے آروں سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور انہوں نے اُف تک نہ کی۔ صحابہ کا نمونہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ انہوں نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کی آواز کو جس اخلاص سے سنا۔ اور اس پر عمل کیا۔ تاریخ کے صفحات اس پر شاہد ہیں۔ بندوں کی شہادت کے سوا خدا تعالےٰ کی شہادت بھی انکو حاصل ہے۔ فرماتا ہے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے:۔

آج وہی بوجھ آپ لوگوں کے کندھوں پر رکھا گیا۔ وہی امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ اور آپ کی کمزوری کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے اس بوجھ کو لمبے زمانہ میں پھیلا دیا ہے:۔

لیکن جہاں بوجھ پھیل جانے سے بعض لحاظ سے ہلکا ہو گیا ہے۔ بعض دوسرے لحاظ سے بھاری بھی بن گیا ہے۔ کیونکہ کئی ہیں۔ جو بھاری قربانی تھوڑے عرصہ میں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہلکی قربانی لمبے عرصہ تک نہیں دے سکتے۔ لیکن یہ امر میرے یا آپ کے اختیار کا نہیں۔ خدا تعالےٰ نے فیصلہ کرنا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر دیا۔ جفّ القلم علیٰ ما ھو کائن یعنی قدرت کے فیصلہ کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایک کے بعد دوسرا ابتلاء آنے والا ہے دشمن ایک طرف سے ناکام ہو کر دوسری طرف سے حملہ کریگا۔ اور اسکی پوری کوشش ہو گی۔ کہ آپ کو تھکا دے۔ خدا نہ کرے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو مگر میں آپ میں سے بعض کو تھکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں بعض کی کمریں ایک ہلکے بوجھ کے نیچے بھی خم ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے۔ جو جہنم پر بندھا ہوا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس پل پر جو ٹھہرا سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے۔ یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا اس سے ہر شخص کو محفوظ رکھے:۔

آپ لوگوں نے اس سال علاوہ عام چندوں یا وصیتوں کے اپنی مرضی سے تحریکِ جدید کے چندے اپنے اوپر واجب کئے ہیں۔ اور بعض نے جوبلی تحریک میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان سب چندوں کو ملا کر میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سال اور آئندہ سال آپ لوگوں کے لئے سخت امتحان کے سال ہیں۔ اور اسکا اثر چونکہ تیسرے سال پر بھی پڑتا ہے۔ تیسرا سال بھی سخت ہی سمجھنا چاہیئے۔ گویا یہ تین سال آپ کی زندگیوں کے خاص قربانی والے سال ہیں جن میں آپ نے اپنے ایمان کا امتحان دینا ہے:۔

مگر کیا آپ نے اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے پوری تیاری کی ہے؟ یہ سوال ہے جسکا جواب اگر آپ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں۔ آپکو فوراً دینا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے بارہ میں جو اس سال بعض دوستوں نے سستی دکھائی ہے۔ وہ نقصان پر دلالت کرتی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ بعض لوگ اس امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ اور ان کو بچا لے۔ اللھم آمین

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ بڑھتا ہوا بوجھ گزارہ میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جا سکیگا۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ اس امتحان میں کامیاب ہو اسے چاہیئے کہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے۔ اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہ کریں گے۔ وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ العیاذ باللہ

میں تمام جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دو ہفتہ کے اندر اندر تمام پنجاب کی جماعتیں تحریک جدید کے دو سکرٹری مقرر کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ایک مالی سکرٹری اور ایک عام سکرٹری۔ مالی سکرٹری چندہ کے جمع کرنے کا کام کرے۔ اور عام سکرٹری دوسری شرطوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ مالی سکرٹری ہو سکتا ہے کہ موجودہ مالی سکرٹری ہی کو تجویز کر دیا جائے یہ اطلاعات فوراً مل جانی چاہئیں۔ اور ان لوگوں کو فوراً چندہ کی وصولی کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور میری منظوری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے:۔

پنجاب کے باہر ہندوستان کے لئے ایک ماہ اور بیرونِ ہند کے لئے اڑہائی ماہ کی مہلت مقرر کی جاتی ہے۔ چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سکرٹریوں کو ہدائت کی جاتی ہے۔ کہ وہ رقم جمع نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری کے نام بھجواتے جائیں:۔

یہ اعلان پانچ دفعہ شائع کیا جائیگا۔ ہر احمدی جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اسے جمعہ کے موقعہ پر سب دوستوں کو سنانے کا انتظام کر دیگی۔ اور ہر احمدی دوست سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں تک یہ اعلان پہونچا دیگا۔ شائد اللہ تعالےٰ اس کی زبان میں اثر دے اور شائد وہ دوسرے کے ثواب میں بھی شریک ہو جائے:۔

خاکسار۔ میرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۵۷ھ

حضرت مسیح علیہ السلام کے معاندین کی عبرتناک حالت

انبیاء خدا تعالےٰ کی بہت بڑی نعمت اور بے انتہا فضل ہوتے ہیں۔ ان کا انکار قوموں کو ہمیشہ کی ذلت اور خواری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور ان کو ستانا۔ دُکھ دینا۔ اور ان پر ناپاک الزام لگانا تو اتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ اس کا زہریلا اثر نسلاً بعد نسلٍ چلتا۔ اور نہایت ہی عبرتناک صورت پیدا کر دیتا ہے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ بنی اسرائیل نہایت برگزیدہ قوم تھی۔ دینی اور دُنیوی دونوں لحاظ سے عروج کی بڑی بڑی منازل طے کر رہی تھی۔ اگر ایک طرف دُنیا کی شان و شوکت عظمت اور برتری اسے حاصل تھی۔ تو دوسری طرف مملکت روحانیت کے تاجدار بھی اسی میں سے ہوتے تھے خدا تعالےٰ نے اس قوم پر اپنے افضال کا ذکر یُوں فرمایا ہے۔ کہ انی فضلتکم علی العالمین۔ یعنی اس زمانہ میں تمام دُنیا سے بڑھ کر بنی اسرائیل پر خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا۔

پھر فرمایا۔ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً واٰتکم ما لم یؤت احداً من العٰلمین۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک موقعہ پر کہا۔ تم اللہ تعالےٰ کی ان نعمتوں کو یاد کرو۔ جو اس نے تم پر نازل کیں۔ اس نے تم میں سے نبی بنائے۔ اور بادشاہ بنائے۔ اور وُہ کچھ تم کو عطا کیا جو کسی اور کو مجموعی رنگ میں اس زمانہ میں عطا نہیں کیا گیا۔

غرض بنی اسرائیل خدا تعالےٰ کے حضور بڑی برگزیدہ اور محبوب قوم تھی۔ اور خدا کے احسانات کے بار گراں کے نیچے دبی ہُوئی۔ لیکن جب اس نے خدا تعالےٰ کے ایک موعود نبی کا انکار کیا۔ اس پر بہتان باندھے۔ اور اس کی ایذادہی کو انتہا تک پہونچا دیا۔ تو اس کا نتیجہ وُہی ہُوا۔ جو کفرانِ نعمت کرنے والوں اور ناشکرے انسانوں کا ہونا چاہیئے تھا۔ کہ بنی اسرائیل خدا تعالےٰ کی درگاہ سے راندے گئے۔ ذلت و رسوائی کی آماجگاہ بنا دیئے گئے۔ ملک بملک دھکے کھانے کے لئے چھوڑ دیئے گئے۔ اور دُنیا کے لئے نمونۂ عبرت بنا دیئے گئے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ سَل بنی اسرائیل کم اٰتینٰھم من اٰیۃ بینۃ۔ ومن یبدل نعمۃ اللہ من بعد ما جاءتہ فان اللہ شدید العقاب۔ یعنی اے دُنیا کے غافل اور لاپروا انسانو بنی اسرائیل سے سبق حاصل کرو۔ ذرا ان سے دریافت تو کرو۔ کہ ہم نے ان کو کتنے بڑے بڑے نشان دیئے۔ اور کس قدر ان کو اپنی نعمتوں کا مورد بنایا۔ لیکن جب انہوں نے ان کی کچھ قدر نہ کی۔ تو کیسے عبرتناک عذاب میں مبتلا ہو گئے بات یہ ہے جو اللہ کی نعمت کی قدر نہیں کرتا۔ اور شکرگزار بندہ نہیں بنتا۔ وُہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے

پھر فرماتا ہے۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ ذلت اور مسکنت ان پر ڈال دی گئی۔ اور وُہ اللہ کے غضب کے مورد بن گئے۔

دینی اور دُنیوی ترقی کے بام پر پہنچے ہُوئے یہُود کی یہ حالت کیوں ہُوئی۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ایک نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہ صرف قبول نہ کیا بلکہ ان کو طرح طرح سے دکھ دیئے حتیٰ کہ ان کو صلیب پر چڑھا کر مار ڈالنا چاہا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اس برگزیدہ کو تو یہُود کے ہاتھوں سے بچا لیا۔ لیکن یہُود پر ابدی لعنت ڈال دی جس کا ثبوت ہر زمانہ میں ملتا چلا آرہا ہے اور اب بھی مل رہا ہے۔

یہُود دُنیا میں متموّل ترین قوم ہیں۔ بڑی بڑی حکومتیں ان کی مقروض ہیں۔ اور ہر ملک میں ان کی بیش قیمت جائدادیں ہیں۔ لیکن کسی ملک میں انہیں چین نصیب نہیں۔ ادھر سے ادھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور جرمنی میں ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے۔ وُہ سب کو معلوم ہے۔ اب آسٹریا پر جو انقلاب آیا ہے۔ اس نے بھی سب سے زیادہ یہُود کو نشانہ عذاب بنایا ہے۔ اخبارات میں شائع ہُوا ہے۔ کہ آسٹریا کے دو لاکھ یہودیوں کی حالت زار نہایت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ ان پر یک لخت مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ان کے ذرائع معاش چھین گئے ہیں۔ شمالی علاقہ میں ان کی دوکانوں پر نازیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ جو باقی ہیں۔ وُہ بند پڑی ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ یہُود کو آسٹریا سے نکل جانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ ان حالات کی وجہ سے خودکشی کی وارداتیں روز افزوں ہیں۔

ریوٹر نے جنیوا سے جو تار بھیجا ہے اس میں لکھا ہے:۔

"یہودیوں کی بین الاقوامی کانگریس نے پریس کے نام ایک کمیونک میں ان مظالم کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جو آسٹریا میں یہُود پر توڑے جا رہے ہیں۔ کانگریس کا بیان ہے کہ جس قسم کا ظلم و استبداد آسٹریا میں کیا جا رہا ہے۔ ویسا جرمنی میں بھی یہودیوں سے نہ کیا گیا تھا۔ آسٹریا پر نازی قبضہ کے بعد چند دنوں میں خودکشی کی ۱۷۰۰ وارداتیں ظہور پذیر ہو چکی ہیں۔ ان کی اکثریت یہودیوں پر مشتمل ہے گو آرین آسٹریوں کی تعداد بھی کم خوفناک نہ تھی۔ جنہوں نے خودکشی کی ہے۔ گرفتار شدگان کی تعداد بھی ہزاروں تک پہونچ گئی ہے۔ یہودی قبرستان میں گزشتہ چار دنوں میں ۵۶۰ نعشیں دفنائی گئیں"۔

ایک تازہ خبر یہ ہے۔ کہ جو یہودی نازی نشان پہن کر بازاروں میں نکلنا معیوب سمجھتے ہیں۔ یا جو یہودی اپنے قومی لباس کو پہن کر بازاروں میں نکلتے ہیں۔ انہیں گھٹنے ٹیک کر چلنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انہیں سرٹیفکیٹ دیدیا جاتا ہے۔ کہ آج انہیں کافی سزا مل گئی ہے۔ اس لئے انہیں مزید تنگ نہیں کیا جانا چاہیئے۔

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ یہود پر آج سے کئی سال پہلے جو لعنت اور ذلت مسلط کی گئی تھی۔ وہ اب بھی ان پر حاوی ہے۔ اور وہ باوجود دُنیا کی متمول ترین قوم ہونے کے نہایت ہی عبرتناک حالت میں ہیں۔ ایسی عبرتناک حالت میں۔ کہ اس کا تصور کر کے بھی ایک دردمند دل کانپ اٹھتا ہے۔ موجودہ یہُود نے نہیں بلکہ ان کے آباء و اجداد نے آج سے سینکڑوں سال قبل خدا تعالےٰ کی ایک نعمت کی بے قدری کی۔ خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ کا انکار کیا اور اسے انتہائی دکھ دیا۔ لیکن آج تک اس کا خمیازہ ان کی اولاد بھگت رہی ہے۔ اور بھگتتی رہے گی۔ جب تک اپنے ماتھے سے اس گناہ کے ٹیکہ کو توبہ کے پانی سے دھو نہ ڈالیگی۔

یہُود کی یہ حالت ہر قوم کے لئے ہی قابلِ عبرت ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ ان کو بھی ایک مسیح کے آنے کی بشارت دی گئی تھی۔ اور اس کے لئے ضروری علامات بتا دی گئی تھیں۔ جو سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور وُہ موعود نبی آ بھی چکا ہے بہت ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اسے قبول نہیں کیا۔ اور بہت ہیں۔ جو اس کے لگائے ہُوئے پودا کو اکھیڑنے کے لئے پاؤں سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا رہے اور ناجائز سے ناجائز حرکات کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ وُہ پہلے مسیح کے مُنکروں کی حالت کو دیکھیں۔ اور اس سے سبق حاصل کریں۔ آجکل کے مسلمان جس قدر اصلاح کے محتاج ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حال ہی میں اخبارات میں شائع ہُوا ہے۔ کہ بمبئی کے ایک بہت بڑے مسلمان لیڈر کی لڑکی ایک یہودی نوجوان سے شادی کرنے والی ہے۔ ابتدائی مراسم ادا ہو چکے ہیں۔

مختلف رنگ کے متعدد اعتراضات کے جواب

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۳)

سرخی کے چھینٹوں والا نشان

نواں اعتراض حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵۵ نشان ۱۰۶ کے متعلق ہے۔ جو سرخی کے چھینٹوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اور اس نشان کے متعلق اعتراض کی صورت میں کئی امور ضمناً ذکر کئے ہیں۔

(۱) خدا مجسم ٹھہرتا ہے ان وجوہ سے کہ دستخط کرنا سرخ سیاہی اور دوات کی ضرورت اور احتیاج۔ اس کا کسی جگہ بیٹھا ہونا۔ اور آخر وجہ محیط ہونا بھی جو صحیح محاط ہے۔

(۲) خدا تعالےٰ ایسی چیزوں کا محتاج نہیں جو انسان کے لئے درکار ہیں۔

(۳) پھر یہ تحریر فرمانا کہ قلم جھڑکنے اور چھینٹے پڑنے کا وقت ایک تھا۔ ماجرا تو تب ہوا جب آپ سوئے ہوئے تھے اور آنکھ کھلنے پر چھینٹے نظر پڑے۔ وقت کا کیسے پتہ چلا کہ یہ دونوں ایک سیکنڈ میں ہوئے۔

(۴) اس سے خدا ایسے تمیز ٹھہرتا ہے۔ (معاذ اللہ) جو یہ بھی نہ دیکھ سکا۔ کہ قلم جھاڑتے وقت کوئی سامنے کھڑا ہے جس پر چھینٹے پڑ جائیں گے۔

(۵) قلم سے چھینٹا جھاڑنے سے چھینٹے کے کسی چیز پر گرنے میں ضرور وقت لگتا ہے۔ پھر ایک وقت کیسے ہوا

جواب میں گزارش ہے کہ خدا تعالےٰ اسلامی تعلیم کے رو سے اپنی ذات کے لحاظ سے مجسم نہیں ہے۔ پھر لیس کمثلہ کی شان والی ہستی ہے۔ روحانی ہستیوں کا کسی تمثل میں جلوہ نما ہونا مسلمات سے ہے۔ حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دحیہ کلبی کی شکل میں متمثل ہو کر ظاہر ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کا تمثل میں ظاہر ہونا بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ حدیث نبوی میں ہے۔ رأیت ربی فی صورۃ امرد شاب لہ وفرۃ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو بے ریش جوان کی صورت میں دیکھا ہے۔ قرآن کریم میں مثل نورہ کمشکوٰۃ اور فلما تجلّٰی ربہ للجبل اور وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ سے تمثلی شان میں جلوہ نما ہونے کی طرف ہی اشارہ پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم اور ناواقف یا متعصب یہ کہہ دے کہ ان باتوں سے خدا کا مجسم ہونا اور خدا کا محاط ہونا پایا جاتا ہے۔ تو آپ جیسے مسلمان اس کا کیا جواب دیں گے۔ کیا یہ کہیں گے کہ یہ باتیں جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں غلط ہیں یا بصورت ان کی صحت تسلیم کرنے کے کسی توجیہہ سے ان متشابہات کی کوئی تعبیر اور تاویل کی راہ پیدا فرمائیں گے۔ پس جس راہ سے آپ ان اسلامی مسلمات کو حل کرسکیں۔ اسی راہ سے ہمارے متشابہات کو بھی حل فرما سکتے ہیں:

اس کے علاوہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی الواح مکتوبہ جن میں اللہ تعالےٰ ارشاد وکتبنا لہ فی الالواح کے رو سے فرماتا ہے۔ کہ ان الواح میں ہم نے لکھا تھا۔ آپ فرما سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے وہ کس قلم اور سیاہی سے لکھا۔ اور کس جگہ بیٹھ کر لکھا۔ اور آیا لکھنے کے وقت امتداد وقت اور حالت منتظرہ بھی ساتھ تھی۔ یا بیک وقت سب کچھ لکھا۔ اور پھر ان باتوں کے ساتھ خدا تعالےٰ مجسم تو ثابت نہیں ہوتا۔ اور وہ جو محیط کل ہے۔ ان باتوں سے اس کا محاط ہونا تو لازم نہیں آتا۔ ان باتوں کا جواب اگر جناب کی سمجھ میں آسکے تو وہی معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھینٹے والے نشان کو حل کر دینے کے لئے کافی ہوگا:

پھر حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے۔ اور آپ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں دائیں ہاتھ میں جو کتاب تھی۔ اس میں جنتی لوگوں کے نام لکھے تھے۔ اور جو بائیں ہاتھ میں تھی۔ اس میں دوزخیوں کے نام لکھے تھے۔ (دیکھو مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر فصل ثانی) اب وہ دونوں کتابیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھیں۔ اور ان میں جو کچھ لکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے لکھا تھا آپ بتا سکتے ہیں یہ کاغذ خدا نے کہاں سے لیا قلم دوات اور سیاہی کہاں سے تیار ہوئی لکھا تو کس طرح لکھا۔ آیا بیک وقت یا تدریجی طور پر اور پھر ان چیزوں کا جن کی بندوں کو حاجت پڑتی ہے۔ اور دنیا کے لوگوں کے لئے درکار ہیں۔ خدا کو ان چیزوں کی ضرورت کیسے پڑی۔ اور اگر آپ کی سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے۔ کہ خدا ایسے بے مثل اسباب کا محتاج نہیں۔ بلکہ وہ خالق الاسباب ہے۔ اور سارے جہان کو بلا کسی مادہ کے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کرنے والا ہے۔ اور پیدا کرتا ہے۔ تو پھر اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھینٹوں والے نشان کے متعلق قلم دوات اور سیاہی اور مجسم ہونے کے اعتراض کا کیا مطلب؟

بات دراصل یہ ہے کہ چھینٹوں والا نشان ایک قسم کا کشف تھا۔ اور کشفی حالات بعض دفعہ روحانی تحریک کی شدید قوت سے روحانیات سے مادیات میں بھی اپنا اثر ظاہر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن جلاء جو ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ ان کا واقعہ تذکرۃ الاولیاء کے علاوہ جن کی تعبیر میں کتاب تعطیر الانام اور کتاب العبادات میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر سفر کرکے پہونچا۔ آپ پر اور آپ کے صاحبین پر سلام عرض کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے بھوک لگی ہے اور میں مہمان بھی آپ ہی کا ہوں۔ پھر میں درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور ہاتھ میں روٹی ہے۔ آپ نے نزدیک آکر مجھے روٹی عطا فرمائی۔ میں نے نصف روٹی خواب میں کھائی اور بیدار ہوگیا۔ بیدار ہونے پر نصف باقی روٹی میرے ہاتھ میں فی الواقع ظاہری شکل میں موجود تھی:

اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنا ذکر کیا ہے۔ کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ملے۔ اور آپ نے تبرکاً مجھے اپنے بال دیئے۔ بیداری پر بھی وہ بال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح پاک کے چھینٹوں کی روحانی اور کشفی کیفیت روحانیات سے عالم مادیات میں بھی ظہور فرما ہوگئی۔ اور سرخ چھینٹوں سے مراد جلالی نشان تھے۔ جن کا تعلق قتل خونریزیاں اور طاعون زلزلے وغیرہ عذابوں سے بھی تھا۔ یا جس طرح لیکھرام کے قتل ہونے کا نشان بصورت پیشگوئی وقوع میں آیا۔ اور چھینٹوں کا غیب سے شہود میں آنا ان اسباب کا جو ابھی معدوم تھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے ظاہر اور موجود ہونے کے لئے قدرت کے قوی ہاتھوں کے زبردست اعجازی تصرف کی طرف اشارہ تھا۔ اور ٹوپی اور قمیص پر چھینٹوں کے پڑنے کا یہ مطلب تھا۔ کہ یہ آپ کی نبوت اور خلافت کے لئے تائیدی نشانوں کا ظہور ہوگا۔ کیونکہ حدیث نبوی کی رو سے قمیص کی تعبیر خلافت بھی ہے۔ اور ٹوپی یعنے کلاہ جس کا سر سے تعلق ہے اور قمیص سے بالا ہے۔ وہ نبوت ہے:

اوقاتِ نماز

دسویں اعتراض میں یہ بات پیش کی گئی ہے۔ کہ:-

" نمازیں وقت پر ادا نہیں کی جاتیں خاصکر مغرب کی نماز جو عین اندھیرا ہو جانے پر ادا کی جاتی ہے "۔

یہ اعتراض کہ نمازیں اپنے وقت پر ادا نہیں کی جاتیں۔ بالخصوص نماز مغرب یہ اعتراض اوقاتِ نماز کے لحاظ سے ہے شریعتِ اسلامیہ کے رو سے قرآن و حدیث میں جو شارع نے اوقاتِ نماز مقرر کئے ہیں۔ کیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نمازیں ان اوقات کے گزر جانے کے بعد ہوتی ہیں۔ اور نمازوں کو فوت ہونے کے بعد دوسرے اوقات میں ادا فرماتے ہیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پانچوں نمازوں کے اوقات دو دن کی نمازوں کا امام بن کر بتا دیئے۔ ہر نماز کا اول وقت بھی۔ اور آخری وقت بھی اور پھر فرمایا۔ ھذا وقت ما بین ھذین الوقتین۔ کہ ہر ایک نماز کا وقت ہر نماز کے بتائے ہوئے اول۔ اور آخر دو وقتوں کے بین بین ہے (ابوداؤد)

اسی طرح بریدہ کی حدیث میں ہے۔ جو صحیح مسلم میں بیان کی گئی۔ کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اوقاتِ نماز کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ دو دن ہمارے ساتھ نمازیں پڑھ کر معلوم کرلیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی حضرت جبرئیلؑ کے نمونہ پر ہر نماز کو اول وقت میں ادا کرکے بھی۔ اور آخر وقت میں ادا کرکے بھی فرمایا۔ وقت صلوٰتکم بین ما رأیتم یعنی نماز کے ادا کرنے کا وقت اسی کے بین بین ہے۔ جو تم نے دیکھ لیا اسی حدیث میں نماز مغرب کے متعلق لکھا ہے۔ وصلے المغرب قبل ان یغیب الشفق۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسرے دن نمازِ مغرب شفق یعنی مغرب کی سُرخی غائب ہونے سے معًا پہلے ادا فرمائی :-

حدیث میں موسم کے تغیر کے لحاظ سے بھی تعجیل اور تاخیر نماز میں جائز قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ نمازِ ظہر جو موسم سرما اور موسم ربیع میں اول وقت ادا کرنا افضل ہے۔ موسم گرما میں شدتِ گرمی کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بار بار اَبْرِدْ کا حکم دے کر نمازِ ظہر کو آخری وقت میں ادا کرنا پسند فرمایا حالانکہ حدیث کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ و اٰلہ وسلم اشد تعجیلاً للظھر منکم سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظہر کے لئے سخت تعجیل فرمانے والے تھے تاہم آپ نمازِ عشاء کو بھی تاخیر کے ساتھ ادا کرنے کو پسند فرمایا کرتے :-

نماز کے لئے تعجیل اور تاخیر بعض وقت نمازیوں کے جلد یا بدیر جمع ہونے کے لحاظ سے بھی حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری میں اذا اکثر الناس عجّل واذا قلوا اخّر کے الفاظ موجود ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمازِ عشاء کے وقت جب نمازی جلدی سے جمع ہو جاتے۔ تو جلدی جماعت کرا لیتے۔ اور اگر لوگ نماز کے لئے کم آئے ہوتے۔ تو تاخیر فرماتے تا سب نمازی جمع ہولیں :-

اب جبکہ یہ ثابت ہے۔ کہ شریعت میں ہر نماز کے لئے وُہ وقت مقرر شدہ ہے۔ جو اس کے اول وقت سے لے کر اس کے آخر وقت تک بتایا گیا ہے۔ پھر حضرت جبرئیلؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا بھی دیا۔ تو جو شخص اس کے خلاف نہیں کرتا۔ اس کے فعل پر اعتراض کیوں؟ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی کثرت اور قلت کا لحاظ رکھتے ہوئے بھی نماز کے لئے عجلت اور تاخیر کو عمل میں لا نا پسند فرماتے۔ تو اسی امر کو ملحوظ فرماتے ہوئے کہ نمازی سب جمع ہو جائیں اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس سنت پر عمل کریں۔ تو آپ کا یہ فعل قابلِ اعتراض کیوں سمجھا جائے :-

غریب اور امیر میں امتیاز

گیارھواں اعتراض مہمانوں کی عدم مساوات کے متعلق پیش کیا گیا ہے کہ

" اگر امیر مہمان ہو۔ تو اس کے لئے پُرتکلف کھانوں اور رہائش کے لئے کوٹھی کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ مگر ایک غریب آدمی کے لئے معمولی کھانا اور معمولی ٹھہرنے کی جگہ دی جاتی ہے۔ غریب اور امیر میں یہ امتیاز کیوں؟ "!

اس اعتراض کی بنا ر قرآن کریم اور حدیث نبویؐ یا اسلامی تعلیم پر تو نہیں صرف نفس کا خیال ہے۔ جو طبیعت کے کسی احساس سے تعلق رکھتا ہے۔ جن امیروں اور غریبوں کی مہمان نوازی کے درمیان فرق دکھانے اور عدمِ مساوات کی صورت کو قابلِ اعتراض ٹھہرایا گیا ہے۔ ان کو امیر اور غریب کس نے بنایا۔ اگر آپ اعتراض سے پہلے امیروں اور غریبوں کے فرق پر ہی غور فرما لیتے۔ تو دو باتوں سے ایک ضرور آپ کو اختیار کرنی پڑتی۔ یا یہ کہ جو اعتراض سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کیا ہے وُہی اللہ تعالےٰ پر آپ کی سمجھ میں آتا۔ اور آپ ضرور کہتے۔ کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ کہ کسی کو امیر بنایا۔ اور کسی کو غریب۔ کیوں سب کو امیر نہ بنا دیا۔ یا اگر خدا کا کسی کو امیر بنانا اور کسی کو غریب بنانا آپ کے نزدیک قابلِ اعتراض بات نہ تھی۔ تو اسی طرح آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے طرزِ عمل کو جو بالکل تخلقوا باخلاق اللہ اور حدیث اکرموا الناس علےٰ قدر منازلھم اور آیت ویؤت کل ذی فضلٍ فضلہ کے رُو سے مستحسن اور قابلِ تحسین تھا۔ کبھی قابلِ اعتراض نہ ٹھہراتے کیونکہ وُہ امیر جو خدا کے ہاں سے ہر روز اچھے کھانے کھاتا ہے۔ اُسے حضور کے ہاں مہمان ہونے سے بھی اگر اچھا کھانا ملے۔ تو بالکل مناسب اور موزون ہے۔ اور اگر غریب کو خدا کے ہاں سے غریبانہ کھانا ملتا ہے۔ تو اسی کے مطابق اگر حضور کے ہاں سے بھی معمولی کھانا ملے۔ تو یہ امر قابلِ اعتراض کیوں۔ اور یہ نہیں کہ خدا اور ہمارے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ہی یہ دستور ہے بلکہ ساری دُنیا کا یہی حال ہے۔ کہ لوگ عام اور خاص میں فرق کرتے ہیں۔ اور اگر آپ ہی کے ہاں ایک معزز امیر کبیر اور اس کا ایک خادم یا نوکر بھی مہمان ہوں۔ تو کیا آپ ان دونوں کی ایک جیسی خدمت کرینگے اور دونوں کو ایک درجہ پر رکھیں گے ہاں اگر آپ کے ہاں ایسا نہیں ہوسکتا۔ تو ہم پر اعتراض کیوں؟

آپ کو شائد اس واقعہ کا علم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ غنیمت کے مال کی تقسیم کے وقت بعض امراء کو جو حدیث العہد تھے مال دیا۔ اور بعض غرباء کو نہیں دیا۔ جس پر ایک معترض نے اعتراض بھی کیا۔ کہ یہ تقسیم عدل کے خلاف ہوئی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس اعتراض کرنے والے کے اعتراض کو بُرا منایا جو شائد آپ کے نزدیک بُرا نہ ہو۔ اور فرمایا۔ کہ اس سے ایک قوم ظاہر ہوگی۔ جو بظاہر مسلم کہلائے گی۔ لیکن اسلام کی حقیقت سے وُہ لوگ دُور ہوں گے :-

آپ کے اعتراضات کے جوابات ہمدردی کے لحاظ سے اس امید پر کہ اب کو شائد تحقیقِ حق مطلوب ہو۔ دیئے گئے ہیں۔ لیکن قلب پر حق کا انکشافِ تام۔ اور حق کے قبول کرنے کی توفیق یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اور بجائے تقریر اور تحریر کے ذریعے کوشش کرنے کے دُعا کے ذریعے خدا تعالےٰ کے حضور کوشش کرنا سب اسبابِ مفیدہ سے زیادہ مفید ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل وُہ سامانِ رحمت جو قبولِ حق کا ذریعہ ہے۔ آپ کے لئے مہیا فرمائے۔ کیونکہ جب تک خدا کا فضل یاوری نہ فرمائے۔ عاجز انسان کیا کرسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین :-

مقامِ رفعتِ محمود ایدہ اللہ تعالیٰ

از جناب محمد عزیز اللہ خان صاحب آثر ضلعدار

زندہ باد اے حاملِ بارِ خلافت زندہ باد ۔۔۔ زندہ باد اے رہنمائے جادۂ بزمِ معاد
زندہ باد اے شمعِ ایمان و یقین و اعتقاد ۔۔۔ زندہ باد اے ناخدائے کشتیٔ اہلِ مراد
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

کیوں نہ لہرا تا تراپھریرائے فتح و ظفر ۔۔۔ تو خدا کا نور ہے تو ہے مسیحا کا پسر
دور تر رحمت سے ہے تیرا عدو خیرہ سر ۔۔۔ محوِ حیرت ہوکے ہیں رطب اللساں جن و بشر
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

حسن و احساں میں نظیرِ حضرتِ احمد ہے تو ۔۔۔ معرفت میں ہمسفیرِ حضرتِ احمد ہے تو
اے شہِ عرفاں وزیرِ حضرتِ احمد ہے تو ۔۔۔ شور برپا ہے بشیرِ حضرتِ احمد ہے تو
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

تیری عظمت تیری رفعت تیری شوکت تیرا جاہ ۔۔۔ تیری جرأت تیری ہمت تیرا عزم انتباہ
بے نظیر و بے بدل ہے دہر میں بے اشتباہ ۔۔۔ عرشِ اعظم سے صدا آتی ہے یہ شام و پگاہ
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمد زندہ باد

ذکر میں تیرے ہے مضمر اک لقائی کیفیت ۔۔۔ شغل تیرا غلبۂ دینِ نبیؐ کی محویت
پھونک دی عالم میں آکے تو نے روحِ حریت ۔۔۔ ذاتِ بابرکات سے تیری ہے ہمکو تقویت
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

تیرے حق میں ہے یہ قولِ صاحبِ عرشِ بلند ۔۔۔ مصلحِ موعود و فرزندِ گرامی ارجمند
لاکھ فتنے ہوں نہ پہونچا ہے نہ پہونچیگا گزند ۔۔۔ اہلِ باطن سن رہے ہیں یہ صدائے دلپسند
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

تو نے کشتی کو لگایا ساحلِ مقصود سے ۔۔۔ برکتیں تجھ کو ملی ہیں ذاتِ لامحدود سے
ہوگئے واقف مقامِ رفعتِ محمود سے ۔۔۔ گوشِ دل نے سن لیا جب عیسیٰ موعود سے
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمد زندہ باد

تیری مدحت میں شہِ عالی نسب والا حسب ۔۔۔ کشفِ باطن سے مزین ہوکے ابدالِ عرب
اسمہٗ محمودؔ تک فرما گئے ابنِ عقبؓ ۔۔۔ مرحبا صلِّ علیٰ اے یادگارِ فضلِ رب
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

تیرے قولِ راست میں کرتا ہے جو قطع و برید ۔۔۔ گوہرِ عرفاں سے ہو سکتا نہیں وہ مستفید
اللہ اللہ تیرے اربابِ وفا کا شوقِ دید ۔۔۔ مست و بیخود ہوکے گویا ہیں بصد لطفِ مزید
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

اے اولوالعزمِ جہاں اے بیکسوں کے چارہ ساز ۔۔۔ تو نے قائم کردیا پھر رنگِ محمود و ایاز
تجھ سے جو حسنِ عقیدت دل کو ہے بندہ نواز ۔۔۔ ہم اسی نسبت سے کہتے ہیں بصد عجز و نیاز
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمدؐ زندہ باد

اے شہِ باطل شکن محمود اے بندہ نواز ۔۔۔ سن لے سن لے دل کی حسرت دل کا ارمان دل کا راز
آرزو ہے یہ آثر کی بنکے ہمرنگِ ایاز ۔۔۔ تیرے دربارِ خلافت میں پڑھوں باصد نیاز
زندہ باد اے میرزا محمود احمد زندہ باد
زندہ باد اے ناصرِ دینِ محمد زندہ باد

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ احمدیت

۲۶ افریقن آغوشِ احمدیت میں

ملاقاتیں

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ ٹبورا (مشرقی افریقہ) سے تحریر کرتے ہیں کہ ماہ فروری میں ۲۸ معززین سے ملاقات کرکے پیغام حق پہونچایا گیا ان معززین میں حکام و غیر حکام۔ ہندوستانی۔ افریقن۔ عرب اور یورپین اقوام کے لوگ تھے۔ ۱۵۰ عدد سواحیلی رسالے اور ۵۰ عدد اردو ٹریکٹ بغرض تبلیغ دارالسلام میں تقسیم کئے گئے۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ٹبورا میں احمدیوں کا اجتماع بفضلہ تعالیٰ چارسو نفوس کی تعداد میں ہوگیا۔ خطبہ میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و ہاجرہ علیہا و علیہما السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نہایت وضاحت سے اس امر پر روشنی ڈالی گئی۔ کہ ان سب قربانیوں کے تحت خدا تعالیٰ پر یقین کامل ہی کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور اسی یقین کامل کو پیدا کرنے کے لئے عید کا دن ہمارے لئے سبق آموز پیرائے میں مقرر کیا گیا ہے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے یقین کامل پیدا کرنے کے متعلق ارشاد سنایا گیا۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر متفقہ خرچ سے چند گائیں ذبح کراکے تقریباً چار صد نفوس میں ان کا گوشت تقسیم کیا گیا۔

تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کے لحاظ سے احمدیہ مسلم سکول بفضلہ تعالیٰ عمدگی سے چل رہا ہے۔ اس وقت طلباء کی تعداد ۷ ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ گورنمنٹ انسپکٹر آف سکولز نے معائنہ کیا۔ ان سے بھی مختلف مذہبی امور میں تبادلہ خیالات ہوا۔ ان کی واپسی پر ان کی خدمت میں چند انگریزی زبان کے تبلیغی ٹریکٹ معہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور تحریک احمدیت پیش کی گئیں۔ جنکو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ آئندہ سال کی تعلیم کے لئے جماعت احمدیہ دارالسلام نے ۴ شلنگ اور شیخ عبد الغنی صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے دس شلنگ سکول فنڈ میں عنایت فرمائے ہیں

نجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا سواحیلی زبان میں ترجمہ

آئندہ کے لئے تبلیغی پروگرام کو وسعت دینے کی غرض سے ۸ فروری سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا ہے۔ گو سواحیلی زبان اپنے اندر اس قدر وسعت نہیں رکھتی۔ بالخصوص مذہبی اصطلاحات کا ترجمہ کرنے کے لئے بہت مشکل پیش آتی ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید واثق ہے۔ کہ اسکے مامور و مرسل سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ کرکے انہیں شائع کرنے میں جلدی کامیاب ہوسکیں گے

جلسۂ مشاورت

افریقن دوستوں کے دلوں میں تبلیغی امور کے متعلق زیادہ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اس ماہ کی آخری اتوار کو جلسۂ مشاورت قائم کیا گیا۔ جس میں بحمد للہ امید سے بڑھ کر انہوں نے حصہ لیا۔ اور نہایت خوشی سے بعض مفید تجاویز پاس کیں۔

خط و کتابت

متفرق جماعتوں کو تبلیغی ہدایات دینے کے لئے۔ اور بعض غیر احمدی معززین کو تبلیغ تمام کرنے کی غرض سے اس ماہ میں ۲۴ خطوط لکھے گئے۔

نومبایعین

بفضلہ تعالیٰ اس ماہ میں ۲۶ نئے افریقن دوستوں نے بیعت کی۔ جن کے فارم ہائے بیعت ارسال کرچکا ہوں۔... اللّٰھم زد فزد۔ احباب کرام شیخ صاحب موصوف کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ [illegible] آمین

ورثہ کے متعلق شریعت اسلامی کے ضروری احکام

(از مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل)

(۵)

علاقی بہن یا باپ کی طرف سے بہن

باپ کی طرف سے جو بہن ہوتی ہے وہ بھی حقیقی بہنوں کی طرح وارث ہوتی ہے اور اس کے وارث ہونے کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ اعیانی بہنیں نہ ہوں۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ۔ کہ حقیقی بہن بھائی وارث ہوتے ہیں بغیر باپ کی طرف بہن بھائی کے۔ اور اگر اعیانی بھائی ہو تو علاقی بھائی وارث نہ ہوگا۔ چنانچہ اگر ایک بھی علاقی بہن ہو تو اس کو نصف اور اگر دو یا دو سے زائد ہوں تو ان کو دو تہائی ($\frac{2}{3}$) ملیگا اور اگر ان کے ساتھ ان کا بھائی ہو تو پھر عصبہ ہو جائینگی۔ اور کوئی مقررہ حصہ نہیں ملیگا۔ اور آپس میں باقی مال للذکر مثل حظ الانثیین کے تقسیم کریں گی۔ اگر اعیانی ایک بہن ہو تو اس کے ساتھ علاقی ایک بہن ہو یا زیادہ تو اس وقت علاقی بہن یا بہنوں کو ($\frac{1}{6}$) حصہ ملیگا۔ کیونکہ دو یا دو سے زیادہ بہنوں کو زیادہ سے زیادہ ثلثان ($\frac{2}{3}$) مل سکتا تھا۔ اور جب نصف اخت اعیانی لے چکی ہے باقی چھٹا حصہ بچتا تھا۔ وہ ان علاقی بہنوں کو مل جاوے گا چنانچہ اگر دو اعیانی بہنیں ہوں۔ تو پھر ان کو کچھ نہیں ملیگا۔ ہاں اس وقت اگر علاقی بہنوں کے ساتھ کوئی علاقی بھائی بھی ہو تو پھر بھائی کیوجہ سے عصبہ ہو جائینگی اور بقیہ مال للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر لے گی۔ اور جس طرح اعیانی بہن بھائی باپ و لڑکے کے ساتھ وارث نہیں ہوتے اسی طرح علاقی بہن یا بھائی بھی لڑکے اور باپ کے ساتھ وارث نہیں ہوتے۔ اور جس طرح اعیانی بہن بھائی میت کی لڑکی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اسی طرح یہ بھی ان کی عدم موجودگی میں میت کی لڑکی کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گے۔

۶- ماں کی طرف سے بہن

یہ بھی وارث ہوتی ہے۔ اور اس کا حصہ $\frac{1}{6}$ ہوتا ہے۔ اگر ایک ہو اور $\frac{1}{3}$ ہوتا ہے اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ ان کے متعلق اخیافی بھائی کے ماتحت مفصل بیان کر چکا ہوں۔

۷- ماں

والدہ بھی وارث ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے دو حصے مقرر ہیں۔ ایک چھٹا حصہ یہ اس وقت ملتا ہے۔ جبکہ میت کی اولاد ہو۔ یا میت کے دو بہن بھائی ہوں خواہ کسی طرف سے ہوں۔ یعنی اعیان ہوں یا علاتی یا اخیافی چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولابویه لکل واحد منهما السدس مما ترک ان کان له ولد فان کان له اخوة فلامه السدس یعنی ماں باپ کیلئے چھٹا حصہ ہوگا جبکہ میت کی اولاد ہو۔ اور ماں کیلئے چھٹا حصہ اس وقت بھی ہوگا جبکہ میت کے دو یا دو سے زائد بہن بھائی ہوں۔

نوٹ:- کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ قرآن میں اخوة کا لفظ آیا ہے۔ جو جمع پر دلالت کرتا ہے۔ نہ تثنیہ پر۔ تو پھر دو بہن بھائی کے ساتھ ماں کو چھٹا حصہ نہیں ملنا چاہیئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وراثت میں دو کا عدد بھی جمع پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ دو بہنوں کو بھی وہ حصہ ملتا ہے۔ جو دو سے زائد کو ملتا ہے۔ اسی طرح دو لڑکیوں کو بھی وہی حصہ ملتا ہے۔ جو دو سے زائد کو ملتا ہے۔ اور اس کے متعلق میں پہلے لڑکیوں کے بیان میں بحث کر چکا ہوں۔ دوسرے مطلق جمع دو سے لے کر اوپر کو شامل ہوتی ہے۔ اس واسطے دو کا عدد بھی جمع کے ماتحت ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے۔ الاثنان وما فوقهما جماعة

دوسرا حصہ ماں کو کل مال کی تہائی ملتی ہے یہ اس وقت جبکہ میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور نہ دو یا دو سے زائد بہن بھائی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے فان لم یکن له ولد وورثه ابواه فلامه الثلث فان کان له اخوة فلامه السدس یعنی میت کی اگر اولاد نہ ہو تو ماں کو تیسرا حصہ یا بھائی بہن وغیرہ نہ ہو تو ماں کو تیسرا حصہ ملیگا۔ اس بات کے متعلق کہ ماں کے لئے جو ثلث مال قرآن نے مقرر کیا اس سے مراد ثلث الکل ہے یا ثلث مابقی بھی کسی صورت میں مراد ہو سکتا ہے۔

سو جاننا چاہیئے کہ ماں باپ اصل کے لحاظ سے وہی درجہ رکھتے ہیں۔ جو لڑکا و لڑکی فرع کے لحاظ سے رکھتے ہیں جس طرح لڑکے و لڑکی اور میت کے درمیان جزئیت ہونیکے لحاظ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اسی طرح ماں باپ و میت کے درمیان اصل کے لحاظ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور جس طرح لڑکا لڑکی فرع کے لحاظ سے حق وراثت رکھتے ہیں۔ ماں باپ اصل کے لحاظ سے حق رکھتے ہیں جس طرح ایک لڑکا و لڑکی ہو۔ تو لڑکے کو $\frac{2}{3}$ اور لڑکی کو $\frac{1}{3}$ ملتا ہے۔ اسی طرح ماں و باپ ہوں تو باپ کو $\frac{2}{3}$ اور ماں کو $\frac{1}{3}$ ملتا ہے۔ جبکہ ان دونوں فریق کے درمیان کلی مطابقت ہے تو $\frac{1}{3}$ حصہ ماں کا جو قرآن نے مقرر کیا ہے۔ اس سے $\frac{1}{3}$ کل ترکہ بھی مراد ہوگا۔ اور $\frac{1}{3}$ بقیہ ترکہ بھی مراد ہوگا۔ $\frac{1}{3}$ کل کا اس وقت مراد ہوگا جبکہ صرف ماں باپ وارث ہوں۔ گویا عصبہ کی صورت ہو اور $\frac{1}{3}$ بقیہ اس وقت جبکہ ماں باپ کے علاوہ بھی کوئی وارث ہو۔ تو اس وارث کا حصہ دیگر باقی کا $\frac{1}{3}$ ماں کو اور $\frac{2}{3}$ باپ کو ملیگا مثلاً اگر کسی میت کی بیوی یا خاوند ہو اور لڑکا و لڑکی ہوں تو اس صورت میں بیوی یا خاوند کے حصہ کے بعد جو بچیگا وہ لڑکے و لڑکی کو دیا جاوے گا۔ اس طور پر کہ لڑکی کو بقیہ کا $\frac{1}{3}$ اور لڑکے کو بقیہ کا $\frac{2}{3}$ ملیگا۔ اسی طرح خاوند یا بیوی ہوں اور بجائے لڑکے لڑکی کے ماں و باپ ہوں تو خاوند یا بیوی کو اس کا حصہ دیکر بقیہ مال کا $\frac{1}{3}$ ماں کو اور $\frac{2}{3}$ باپ کو ملیگا۔ ورنہ اگر ماں کو $\frac{1}{3}$ بقیہ کا نہ دیا جائے بلکہ کل کا دیا جائے۔ تو ماں باپ سے حصہ میں بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً خاوند۔ ماں باپ ہیں کل جائیداد کے چھ حصے کئے جاویں تو نصف خاوند کو تین آجائینگے اور اگر ماں کو بقیہ کا ثلث نہ دیا جائے بلکہ کل کا ثلث دیا جائے۔ تو اس کو دو مل جاوینگے۔ اور باقی صرف ایک رہ جائیگا جو باپ کو ملیگا۔ اور وہ ماں کے حصہ سے نصف ہے حالانکہ مذکر کا حصہ ہمیشہ مونث سے زیادہ ہوتا ہے اصولی طور پر یہ بھی قاعدہ ہے کہ اگر صرف ماں باپ ہوں تو ماں کو $\frac{1}{3}$ کل کا اور باقی $\frac{2}{3}$ باپ کا اور اگر ان کے علاوہ بھی کوئی وارث ہو تو پھر اس وارث کو حصہ دیکر باقی کا ثلث ماں کو اور $\frac{2}{3}$ باپ کو للذکر مثل حظ الانثیین کے طریق پر ہوگا۔ اس واسطے قرآن کریم نے جو یہ کہا ہے۔ فان لم یکن له ولد وورثه ابواه فلامه الثلث الآیہ تو اس سے ثلث الکل بھی مراد ہے۔ جبکہ صرف ماں باپ ہوں اور ثلث مابقی بھی مراد ہے۔ جبکہ احد الزوجین وغیرہ ہوں۔ اور ماں باپ ہوں۔ ورنہ اگر ماں کو باپ کی موجودگی و عدم موجودگی دونوں صورتوں میں $\frac{1}{3}$ کل ترکہ ہی ملنا تھا۔ تو پھر قرآن کریم کو وورثه ابواه کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ یوں کہدیتا۔ کہ فان لم یکن له ولد فلامه الثلث۔ لیکن قرآن کریم نے ایسا نہیں کیا۔ جو اس بات کا قرینہ ہے۔ کہ $\frac{1}{3}$ کل کا اسی وقت ملتا ہے۔ جبکہ صرف ماں باپ وارث ہوں۔ ورنہ بقیہ کا ثلث ہوتا ہے۔

مقامی عہدداروں کے انتخاب کے اعلان کی دو شقوں میں

ضروری ترمیم

اخبار الفضل مجریہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۶ء میں مقامی عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان شائع کیا گیا تھا۔ جوکہ ۲۱ شقوں پر مشتمل ہے اس اعلان کی شق ۱۲ و شق ۱۳ میں کسی قدر تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ اور یہ تبدیلی تمام مقامی انجمنوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی اور ابہام نہ رہے۔

شق ۱۲ میں تو صرف اس قدر تبدیلی کی گئی ہے۔ کہ اس شق میں جو "سکرٹری بہشتی مقبرہ" کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ وہ موزوں نہیں ہیں۔ ان الفاظ کی بجائے "سکرٹری وصایا" کے الفاظ زیادہ موزوں اور مناسب ہیں۔ لہذا جو کارکن نظارت بہشتی مقبرہ کی اغراض کے لئے منتخب و مقرر کئے جائیں گے۔ ان کا عہدہ سکرٹری بہشتی مقبرہ نہیں ہوگا۔ بلکہ "سکرٹری وصایا" ہوگا۔

شق ۱۳ میں یہ قاعدہ درج کیا گیا ہے۔ "اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً بقایا دار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ عہد لیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت بیت المال یا نظارت بہشتی مقبرہ سے جس کا وہ بقایا دار ہو۔ حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ یا اگر وہ بقایا دار بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے۔ تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال یا موصی ہونے کی صورت میں نظارت بہشتی مقبرہ سے معافی حاصل کرے گا۔"

مگر اس قاعدہ کو شائع کرنے کے بعد نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد کسی موصی بقایا دار دوست کے خط کے جواب میں شائع ہوا ہے۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم سے ہی تھا۔ میں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں۔ جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں یا بڑھائے جائیں۔"

حضور کے اس ارشاد کے بعد نظارت علیا یا صدر انجمن احمدیہ کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ کسی موصی بقایا دار کو اس کے بقائے کی معافی کی کسی رنگ میں امید دلائے۔ لہذا اب شق ۱۳ کی عبارت اس طرح صحیح سمجھی جائے۔

"اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً بقایا دار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ عہد لیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت بیت المال یا نظارت بہشتی مقبرہ سے حاصل کرنی ضروری ہوگی لیکن اگر کوئی بقایا دار (سوائے موصی بقایا دار کے کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء معاف نہیں کیا جا سکتا۔) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے۔ تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے معافی لے لے گا۔"

ناظر اعلیٰ

اخبار فاروق کا جدید پروگرام

تجویز فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو جلسہ سالانہ پر جو پہلی تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمائی تھی۔ وہ اخبارات سلسلہ کی توسیع اشاعت کے متعلق تھی۔ جس کو تیس ہزار سے زائد مجمع نے سنا جس میں حضور نے اخبار فاروق کے لئے خاص طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"میں نے اس دفعہ ایڈیٹر صاحب فاروق کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ آئندہ فاروق کی طرز کو تبدیل کر دیں۔ اس ضمن میں میں نے ایک بات انہیں یہ کہی ہے۔ کہ وہ اسے الفضل کے ہفتہ وار ایڈیشن کی طرح بنا دیں۔ اور اس میں الفضل کے وہ ضروری ضروری مضامین درج کر دیا کریں۔ جو ہفتہ بھر الفضل میں شائع ہوتے رہیں۔ اگر تمام مضامین کو شائع نہ کر سکیں۔ تو اہم اور ضروری مضامین کا انتخاب کر کے فاروق میں شائع کر دیا کریں۔ تا وہ دوست جو صرف خطبہ لینا چاہیں وہ اس کو خرید سکیں۔

اسی طرح میں نے انہیں اور بھی بعض ہدایات دی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ اس طریق پر فاروق کو چلائیں گے۔ تو اس کی خریداری بہت بڑھ جائے گی۔ اور اس کی ضرورت نمایاں طور پر جماعت کے سامنے آ جائے گی۔"

مفصل تحریک جلسہ سالانہ کی تقریروں کے ساتھ شائع ہوگی۔ اس وقت میں احباب کی یاد دہانی کے لئے یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے تجویز فرمودہ پروگرام کے مطابق فاروق سال رواں جنوری ۱۹۳۶ء سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یعنی ۱۔ فاروق کا سائز الفضل کے برابر کر دیا ہے۔ ۲۔ کاغذ بھی عمدہ الفضل والا لگایا گیا ہے ۳۔ فاروق میں روزانہ الفضل کے ہفتہ بھر کے پرچوں سے تمام ضروری اور اہم مضامین جن کا ہر احمدی تک پہنچنا ضروری ہے شائع ہوتے ہیں۔ ۴۔ فاروق میں خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت صاحب ایدہ اللہ اور دیگر ضروری تقریریں حضور کی الفضل سے نقل کی جاتی ہیں۔ ۵۔ فاروق میں نظارتوں کے ضروری اعلانات درج ہوتے ہیں۔ ۶۔ فاروق میں تبلیغی رپورٹیں ہندوستان اور بیرونی مشنوں کی شائع کی جاتی ہیں۔ ۷۔ فاروق میں ہفتہ کی چیدہ عام خبریں لکھی جاتی ہیں۔ ۸۔ فاروق میں حسب گنجائش مخالفین اسلام و سلسلہ کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ۹۔ فاروق میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دیگر علمی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ فاروق ۱۲ صفحہ پر ہر مہینہ میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ ۱۱۔ فاروق کا چندہ باوجہ تبدیلی سائز و کاغذ وغیرہ صرف **پانچ روپیہ** سالانہ اور **دو روپیہ آٹھ آنہ** ششماہی جو پیشگی وصول ہونا چاہیئے۔ رکھا گیا ہے۔ تاکہ ہر احمدی آسانی سے خرید سکے

دوستوں کو ہفتہ وار دارالامان کی تمام خبریں اور سلسلہ کے حالات اور مرکز کی اہم اطلاعیں اور عام خبریں اور خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فاروق کے ذریعہ مل جائے گا۔ تا آئندہ کوئی احمدی یہ عذر نہ کرے۔ کہ ہمیں مرکز کے حالات معلوم نہیں ہوتے پس احباب کو جلد سے جلد حضور کی تحریک کو عملی طور پر پورا کر کے فاروق کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا موجب ثواب اور خوشنودی حضور کا باعث ہوگا۔ میں فاروق کے خریداران کے اسماء گرامی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے اور حضور کی اطلاع کی غرض سے کہ قوم نے کہاں تک حضور کے ارشاد کی تعمیل میں قدم اٹھایا ہے۔ وقتاً فوقتاً پیش کرتا رہوں گا فاروق کے لئے درخواست خریداری مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں میں اس تحریک کو بابرکت کرنے کا احساس پیدا کرے آمین۔ الداعی الی الخیر:۔ میر قاسم علی

صوبہ سرحد کی انجمنوں کیلئے ضروری اطلاع

جولائی ۱۹۳۶ء میں بغرض تعمیر مسجد ایبٹ آباد۔ سرحد کی انجمنوں سے مبلغ ۳۰۰ روپیہ تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن سیکرٹری صاحب ایبٹ آباد کے وزیرستان میں تبدیلی ہو جانے کی وجہ سے اور مسجد کی زمین کا فیصلہ نہ ہونے کے باعث یہ چندہ فراہم نہیں کیا جا سکا۔

اب چونکہ فراخ اور کھلی جگہ پر تعمیر مسجد کی تجویز ہے جس کے لئے خرچ کا اندازہ پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لئے اب بجائے تین صد روپیہ کے پانصد روپیہ انجمن احمدیہ ایبٹ آباد کو زیر نگرانی پراونشل امیر صاحب چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اس شرط پر کہ اس چندہ کا مرکزی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑے۔ لہٰذا احباب و عہدیداران جماعت ہائے صوبہ سرحد کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو شخص جماعت ایبٹ آباد کی طرف سے تحریری اجازت نامہ کے ساتھ بغرض فراہمی چندہ تعمیر مسجد ایبٹ آباد حاضر ہو۔ انہیں حسب استطاعت باخذ رسید چندہ دیکر ممنون فرما دیں۔ لیکن اس چندہ کی وجہ سے مرکزی چندوں پر کسی قسم کا اثر نہ پڑنا چاہیئے؛ ناظر بیت المال قادیان

وصیت حصہ آمد کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا

ایک موصی حصہ آمد کی درخواست معافی بقایا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے کبھی حاصل نہیں۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم سے ہی تھا۔ میں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں۔ اور کر دیتا ہوں۔ جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں یا بڑھائے جائیں"

امید ہے کہ آئندہ دوست اس اعلان کو پڑھکر ایسی درخواست پیش کرنے کی جرأت نہ کرینگے۔ اور اپنے اپنے تمام بقایا جات دوران سال میں ادا فرما دیں گے۔ ورنہ مجبوراً ماہ اپریل کے بعد ایسے موصی صاحبان جن کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کا بقایا ہو گا۔ منسوخی کیلئے مجلس کار پرداز میں ان کے نام پیش کر دئے جائینگے پھر ایسے موصیوں کو شکوہ کرنے کا کوئی حق نہ ہو گا۔ ایسے اعلان متعدد دفعہ ہو چکے ہیں سکرٹری مقبرہ بہشتی

قادیان کے ریلوے ٹائم ٹیبل میں تغیر

احباب کی اطلاع کے لئے یہ تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے بجائے پانچ کے چار گاڑیاں قادیان آیا جایا کریں گی۔ اور ٹائم ٹیبل حسب ذیل ہو گا:۔

لاہور سے قادیان						قادیان سے لاہور				
۱۶-۴۰	۱۲-۵۰	۸-۲۵	۵-۴۰	روانگی	لاہور	آمد	۲۱-۲۸	۱۸-۵۰	۱۵-۲۵	۹-۰۰
۱۸-۰۰	۱۴-۰۰	۹-۳۴	۶-۵۴	آمد	امرتسر	روانگی	۲۰-۳۰	۱۷-۵۵	۱۴-۱۳	۸-۰۰
	—	—	—						—	
۱۸-۳۰	۱۴-۱۰	۱۰-۵	۸-۰۰	روانگی	امرتسر	آمد	۲۰-۰۰	۱۷-۳۲	۱۴-۰۰	۷-۵۰
۱۹-۴۴	۱۵-۶	۱۱-۲۷	۸-۵۱	آمد	بٹالہ	روانگی	۱۹-۷	۱۶-۲۴	۱۳-۴	۶-۵۰
—	—		—				—	—		—
۲۰-۶	۱۶-۴۵	۱۱-۳۷	۹-۱۵	روانگی	بٹالہ	آمد	۱۸-۴۵	۱۶-۰۰	۱۲-۵۴	۶-۲۵
۲۰-۳۴	۱۷-۱۵	۱۲-۵	۹-۴۰	آمد	قادیان	روانگی	۱۸-۱۵	۱۵-۳۰	۱۲-۲۷	۵-۵۵

قادیان میں صبح ساڑھے سات بجے آنیوالی اور آٹھ بجے روانہ ہونیوالی گاڑیاں بند ہو جائینگی

سیکرٹری صاحبان تبلیغ و انصار اللہ بیدار ہوں

یہ امر قابل افسوس ہے کہ اکثر جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں نہیں آتیں۔ اس طرف امراء پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ خاص طور پر مبذول کرائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ یہ شکایت پیدا نہیں ہو گی۔ جن جماعتوں نے ماہ فروری کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ وہ فوراً ارسال کر دیں۔ اور آئندہ باقاعدہ ماہوار رپورٹیں ارسال کرتے رہیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ

لوہار اور ترکھان کی ضرورت

سندھ کی اراضیات میں لوہار اور ترکھان کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوا دیں۔ لوہار اور ترکھان دونوں کا کام جاننے والے درخواست کنندہ کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں پتہ:۔ انچارج دفتر محمود آباد و ناصر آباد اسٹیٹ قادیان

وصیتیں

نمبر ۵۰۰۳ ۔ منکہ کرم بی بی زوجہ میاں نظام دین احمدی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد موجودہ ایک زیور چاندی کا ہے۔ اور ایک مکان رہائشی جس کی قیمت دو سو پچاس روپے ہے۔ اور مہر مبلغ بتیس روپے خاوند سے وصول کیا ہوا ہے۔ اور مکان میں میرے خاوند کا کوئی حصہ نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی رقم اپنی وصیت کی داخل خزانہ کروں اس کی رسید حاصل کروں تو وصیت کے حصہ سے منہا کی جائے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی زیور یا جائداد اور ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ:۔ نشان انگوٹھا کرم بی بی محلہ دارالرحمت
گواہ شد:۔ نظام الدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین سکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت قادیان

نمبر ۵۰۰۵ ۔ منکہ محمد حسین ولد امیر علی قوم قریشی پیشہ درزی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن کھوئہ ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد میری ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میری جائداد اس وقت بعد دیگر شرکاء ۵ کنال ملکیت جس کی قیمت اس وقت پانصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ۹ کنال زمین غلہ بٹائی نصف موروثی ہے۔ جس کی قیمت ایک سو چالیس روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک کنال گیارہ مرلہ رہن ہے ۔/۱۰۰ روپیہ میں اور دس کنال زمین بارانی ۔/۱۰۰ روپیہ میں رہن ہے اور دو مکان خام قیمت دو سو روپیہ ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصے کا میں مالک ہوں۔ نیز اس جائداد کے علاوہ میں درزیوں کا کام بھی کرتا ہوں۔ جس کی ماہوار آمد کا اندازہ کام کے گھٹنے بڑھنے کی وجہ سے مشکل ہے۔ اس لئے جو ماہواری آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد یا جائداد ہوئی۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا صدق دل سے اقرار کرتا ہوں۔

العبد:۔ محمد حسین قریشی احمدی
گواہ شد:۔ سعید اکبر موصی
گواہ شد:۔ ایم نواب خان احمدی حال کھوئہ
گواہ شد:۔ غلام نبی سکنہ کھوئہ

نمبر ۴۹۹۸ ۔ منکہ شریفن زوجہ صوبیدار شیر محمد خان قوم راجپوت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان محلہ دارالعلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ جو کہ ابھی میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ چوڑیاں طلائی چار عدد چار تولہ کا ستّے وزنی اڑھائی تولہ طلائی۔ بالیاں ۲ عدد طلائی یک تولہ انگوٹھی طلائی ۱/۲ تولہ چاندی وزنی چالیس تولہ اس وقت ان سب کی قیمت تین صد روپیہ ہوتی ہے۔ یہ کل رقم مبلغ تیرہ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر دوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ:۔ شریفن
گواہ شد:۔ صوبیدار شیر محمد خان خاوند موصیہ دارالعلوم قادیان
گواہ شد:۔ امام الدین ولد حکم دین سکنہ محلہ دارالرحمت بقلم خود قادیان

اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں نظام الدین علوائی جو کچھ عرصہ قادیان میں رہے ہیں اور آج کل گنج لاہور میں رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ گنج میں احمدیت سے بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں۔ چونکہ ان کے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ یہ ناواقف احباب کے سامنے اپنے تئیں احمدی ظاہر کرتے ہیں اور ان کے حالات سے خطرہ ہے۔ کہ کسی دوست کو نقصان پہنچے۔ لہذا احباب ان سے ہشیار رہیں۔ ناظر امور عامہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۶ مارچ- الہ آباد کے فرقہ دارانہ فساد کے متعلق گاندھی جی نے "ہریجن" میں ایک مضمون لکھا ہے- جس کے دوران میں لکھتے ہیں- اگر اس وقت کانگرس کے ہیڈکوارٹر میں فرقہ دارانہ فسادات کیلئے نہ صرف پولیس بلکہ فوج کو بلانے کی ضرورت کا پیش آنا اس امر کی دلیل ہے کہ کانگرس ابھی اس قابل نہیں ہوئی- کہ برطانوی حکومت کی جگہ لے سکے۔ اگر اس وقت کانگرس کو ایسا کرنے کے لئے کہا جائے- تو وہ اس بار کو نہیں اٹھا سکے گی- اگر وہ اسے اٹھانے کے قابل ہوتی تو وہ کسی کے کہنے کا انتظار ہی نہ کرتی-

وی آنا ۲۵ مارچ- آسٹریا میں جو ساڑھے ۶ ہزار اشخاص گرفتار رکھے گئے تھے- گزشتہ چند دنوں میں ان میں سے تین سو رہا کر دیئے گئے ہیں- غیر ملکی اخبار نویسوں کو بلایا گیا- اور انہیں متنبہ کیا گیا کہ وہ آسٹریا کے متعلق اطلاعات دینے کے سلسلہ میں احتیاط سے کام لیں- معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار متعینہ وی آنا کو آسٹریا سے نکال دیا گیا ہے۔

راولپنڈی ۲۶ مارچ- موضع سرکالی ضلع جہلم سے اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ ایک دیسی ساخت کا بم پھٹنے سے ایک مسلمان لڑکا مجروح ہو گیا- بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکا بم بنا رہا تھا کہ وہ پھٹ گیا- اسے ہسپتال میں پہنچایا گیا- جہاں اس کی حالت مخدوش بیان کی جاتی ہے-

برلن ۲۶ مارچ- انتخابی مہم کا آغاز کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے آسٹریا کی اقتصادی مشکلات پر تبصرہ کیا اور کہا کہ جرمنی کو محض اس وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے کہ اس کا علاقہ بہت تھوڑا تھا- آخیر میں کہا کہ ہمیں شاندار کامیابی نصیب ہوئی ہے کئی سال میں ہم نے جو کچھ کھویا ہے اس سے کہیں زیادہ چند دنوں میں حاصل کر لیا ہے ۸۴ ہزار مربع کیلومیٹر کا علاقہ جس میں ساڑھے چھ ملین نفوس آباد ہیں حاصل کر لینا یقیناً شاندار کامیابی ہے- ۱۰ اپریل کو سارا جرمنی پولنگ سٹیشنوں کی طرف مارچ کرے گا- اپنا ووٹ دیتے ہوئے میں خیال کروں گا کہ پچاس ملین نفوس میرے ساتھ ہیں۔

کراچی ۲۶ مارچ- سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر پروفیسر گھنشیام نے ایک بیان شائع کیا ہے- جس کے دوران میں لکھتے ہیں- کہ سندھ کی نئی وزارت کی حمایت کا سوال پیدا نہیں ہوتا کانگرس پارٹی اب بھی حزب الاختلاف کے بنچوں پر بیٹھا کرے گی- اور نئی وزارت کے کام کو جس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کانگرس کے پروگرام کو پیش نظر رکھ کر کام کرے گی کافی عرصہ تک دیکھے گی اور اس دوران میں نہ خود اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرے گی اور نہ کسی ایسی تحریک کی حمایت کرے گی۔

نئی دہلی ۲۶ مارچ- سر احمد نواز خان ایم ایل اے (مرکزی) نے قضیہ شہید گنج کے سلسلہ میں ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے- اگر پنجاب اور لاہور کے مسلم ہندو اور سکھ لیڈر مندرجہ ذیل فارمولا پر متفق ہو جائیں- کہ جائز قانونی اور پر امن طریقہ سے اگر کوئی مذہبی عبادتگاہ یعنی مسجد- مندر یا گوردوارہ قبضہ مخالفانہ میں چلا جائے تو عمارت یا جگہ کا نیا مالک اس امر کا یقین دلائے کہ وہ اسے مذہبی عبادت گاہ کے طور پر ہی استعمال کریگا تو میرے خیال میں سارا جھگڑا ختم ہو سکتا ہے- اگر سارے مذہبی فرقے مندرجہ بالا فارمولا کو قبول کریں تو قضیہ شہید گنج اور اس قسم کے دیگر سب مسائل باعزت اور معقول طریقہ سے سلجھ سکتے ہیں-

لنڈن ۲۶ مارچ- "ٹائمز" لنڈن کو یہ معلوم ہوا ہے- کہ وی آنا کے نازی حکام یہودیوں سے سختی کا سلوک کر رہے ہیں جو یہودی نازی نشان پہن کر بازاروں میں نکلنا معیوب سمجھتے ہیں یا جو یہودی اپنے قومی لباس کو پہن کر بازاروں میں نکلتے ہیں- انہیں گھٹنے ٹیک کر چلنے پر مجبور کیا جاتا ہے- اس کے بعد انہیں سرٹیفکیٹ دیدیا جاتا ہے- کہ انہیں کافی سزا مل گئی ہے- اس لئے انہیں مزید تنگ نہیں کیا جانا چاہیئے۔

بمبئی ۲۶ مارچ- آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے- سی- ایس- آئی کامرس ممبر ۳۱ مارچ کو جہاز "وائسرائے آف انڈیا" کے ذریعہ بمبئی پہنچیں گے- اور اسی دن سر محمد یعقوب سے کامرس ممبرشپ کا چارج لے لیں گے آپ یکم اپریل شام کو دہلی پہنچ جائیں گے آپ کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر نصیر احمد صاحب کل "ایس ایس ملتان" کے ذریعہ بمبئی پہنچ گئے۔

کراچی ۲۶ مارچ- سندھ کے وزراء نے کام شروع کر دیا ہے- خان بہادری کا خطاب ترک کرنے کے بعد نئے وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب وزراء خالص کھدر پہنا کریں اس فیصلہ پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے

امرت سر ۲۶ مارچ- ڈاکٹر کچلو گزشتہ روز سے امرتسر میں ہیں انہوں نے پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی اور کانگرس کے دیگر سرکردہ افراد کی خواہش کے مطابق امرتسر کے ضمنی انتخاب میں میں کانگرس ٹکٹ پر کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے- احرار پارٹی کانگرس کے خلاف اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کر رہی- اس لئے مقابلہ صرف ڈاکٹر کچلو اور شیخ محمد صادق کے درمیان ہو گا-

کراچی ۲۶ مارچ- چار دن تک اجلاس ملتوی رہنے کے بعد آج اسمبلی کا اجلاس منعقد ہؤا- جب کہ نئی وزارت اپنی پارٹی کے ساتھ وزارت کے بنچوں پر بیٹھی اور مسٹر غلام حسین اور ان کی پارٹی نے حزب الاختلاف کے بنچوں پر جگہ لی- کانگرس پارٹی جہاں پہلے تھی وہیں رہی دو اور ہندو ممبر وزارت پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں- مسٹر آر کے سدھوا نے تحریک التوا پیش کی- جس کا مقصد یہ تھا کہ ۱۸ مارچ کو جب کہ پہلی وزارت کو شکست ہوئی تھی- بعض حکام نے مداخلت کر کے ذاتی اثر و رسوخ سے کام لینے کی کوشش کی تھی- نئے وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش نے محرک سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے ملازموں کو کسی قسم کا دخل نہیں دینا چاہیئے نیز انہوں نے کہا کہ اس قسم کے واقعات حکومت کو بتانے چاہئیں۔ تحریک التواء واپس لے لی گئی- اور اجلاس ۲۹ مارچ پر ملتوی ہؤا-

مدراس ۲۶ مارچ- آج مدراس یونیورسٹی کے سینٹ میں ایک رکن نے نوجوان طالب علموں کو فوجی اور ہوابازی کی تربیت دینے کا سوال اٹھایا- اور کہا کہ اس سلسلہ میں کلکتہ یونیورسٹی نے اقدام کیا ہے- مدراس کو بھی بیرونی حملہ کا اسی طرح خطرہ ہے- جس طرح کلکتہ کو- چنانچہ یہاں بھی نوجوانوں کو تربیت دینی چاہیئے

کلکتہ ۲۶ مارچ- آج بنگال اسمبلی میں ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر سر ناظم الدین نے کہا- جنوری میں ڈھاکہ جیل میں بھوک ہڑتال ہوئی تھی اور بھوک ہڑتال کے بعد قیدیوں نے جو شکایات لکھ کر بھیجی ہیں- ان پر غور کیا گیا ہے- ہڑتال کے خاتمہ کے بعد تین قیدیوں کو دوسری جیلوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے- آپ نے مزید کہا- کہ نظر بندوں اور جن لوگوں پر کچھ پابندیاں عائد ہیں- ان کی تعداد صرف ۹ رہ گئی ہے اور باقی کی پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں-

لاہور ۲۶ مارچ- فیروزپور- جالندھر اور لائل پور سے کمسن بچوں کے اغوا کی وارداتوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں- شملہ میں بھی دو کشمیری پٹھان ایک چھ سالہ لڑکی کو اغوا کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے- لاہور میں پولیس کے انتظامات کافی وسیع کر دیئے گئے ہیں سپیشل سٹاف بڑی سرگرمی سے تفتیش کر رہا ہے- اور شہر والے بھی اپنے فرض سے غافل نہیں- اغوا کی وارداتوں کے انسداد کے لئے ایک کمیٹی بن گئی ہے- اور والنٹیروں کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں-